درود شریف کے بعض احکام، آداب اور فضائل

مولوی احمد الرحمٰن

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ جیسے بہت سے احکامات ارشاد فرمائے ہیں اور بہت سے انبیاء کرام علیہم السلام کی توصیف وتعریف بھی کی ہے، اُنہیں مختلف اعزازات سے نوازنے کا تذکرہ بھی ملتا ہے، مثلاً حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو فرشتوں کو حکم فرمایا کہ ان کو سجدہ کیا جائے، حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی سازی کے متعلق ''وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَ وَحْيِنَا ۔'' (ہود:۳۷) فرمایا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ''إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً ۔'' (النحل:۱۲۰) فرمایا، لیکن کسی حکم یا کسی کے اعزاز واکرام میں یہ نہیں فرمایا کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں تم بھی کرو، یہ اعزاز صرف سید الکونین فخر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے لیے ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے صلوٰۃ کی نسبت اولاً اپنی طرف کی، اس کے بعد اپنی نورانی مخلوق فرشتوں کی طرف کرنے کے بعد مومنین کو حکم فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں، اے مومنو! تم بھی درود بھیجو، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ أٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۔''

''اللہ اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں، مومنو! تم بھی پیغمبر پر درود اور سلام بھیجا کرو۔''

آیت شریفہ میں جو ''صلوٰۃ'' کا لفظ وارد ہوا ہے، اس کی نسبت اللہ جل شانہٗ کی طرف اور اس کے فرشتوں کی طرف اور مومنین کی طرف کی گئی ہے، وہ ایک ایسا مشترک لفظ ہے جو صلہ کی تبدیلی کے ساتھ کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

''صلوٰۃ'' کے ایک معنی دعاء کے ہیں، جیسے: قرآن کی اس آیت میں ''وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۔'' (التوبہ:۱۰۳)

اسی طرح کہا جاتا ہے: ''الصلاة على الجنازة'' یعنی میت کے لیے دعا کرنا۔

دوسرا معنی استغفار کے ہیں جیسے: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان میں ''إني بعثت إلى أهل البقيع لأصلي عليهم۔''

تیسرا معنی برکت کے ہیں، جیسے: آپ ﷺ کے اس فرمان میں ''أللّٰھم صل علٰی آل أبی أوفی۔''

چوتھا معنی قراءت کے ہیں، جیسے: باری تعالیٰ کے ارشاد: ''وَلَاتَجْھَرْ بِصَلَاتِکَ وَلَاتُخَافِتْ بِھَا۔''

پانچواں معنی رحمت اور مغفرت کے ہیں، جیسے: شاعر کے اس شعر میں ''یــراوح من صلوٰت ملیک طوراً سجوداً وطوراً جواراً۔''

چنانچہ اس جگہ ''صلوۃ'' کے جو معنی اللہ، فرشتے اور مومنین کے حال کے مناسب ہوں گے وہ مراد ہوں گے۔

فضائل درود شریف میں شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علماء نے لکھا کہ ''صلوٰۃ علی النبیؐ'' کا مطلب نبی کریم ﷺ کی ثناء وتعظیم، رحمت وعطوفت کے ساتھ ہے، پھر جس کی طرف یہ ''صلوٰۃ'' منسوب ہوگی اس کی شان ومرتبہ کے لائق ثناء وتعظیم مراد لی جائے گی، جیسا کہ کہتے ہیں کہ باپ بیٹے پر، بیٹا باپ پر، بھائی بھائی پر مہربان ہے تو ظاہر ہے کہ جس طرح کی مہربانی باپ کی بیٹے پر ہے، اس نوع کی بیٹے کی باپ پر نہیں اور بھائی کی بھائی پر دونوں سے جدا ہے، اسی طرح یہاں بھی اللہ جل شانہٗ نبی کریم ﷺ پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں، یعنی رحمت وشفقت کے ساتھ آپ ﷺ کی ثناء واعزاز واکرام کرتے ہیں اور فرشتے بھی بھیجتے ہیں، مگر ہر ایک کی صلوٰۃ اور رحمت وتکریم اپنی شان ومرتبہ کے موافق ہوتی ہے، آگے مومنین کو حکم ہے کہ تم بھی صلوٰۃ ورحمت بھیجو۔

''امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ اللہ کے درود بھیجنے کا مطلب اس کا آپ ﷺ کی تعریف کرنا ہے فرشتوں کے سامنے اور فرشتوں کا درود شریف اُن کا دعا کرنا ہے۔''

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ''یُصلّون'' کی تفسیر ''یبرّکون'' نقل کی گئی ہے، یعنی ''برکت کی دعا کرتے ہیں۔'' اور جب مومنین کی طرف صلوٰۃ کی نسبت ہو تو مطلب درود ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا یعنی التحیات میں جو پڑھتے ہیں ''السلام علیک أیھا النبی ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہٗ'' صلوٰۃ کا طریقہ بھی ارشاد فرما دیجئے تو آپ ﷺ نے درود ابراہیمی سکھایا، یعنی ''أللّٰھم صل علٰی محمد وعلٰی أٰل محمد کما صلیت علٰی إبراھیم وعلٰی أٰل إبراھیم إنک حمید مجید أللّٰھم بارک علٰی محمد و علی أٰل محمد کما بارکت علٰی إبراھیم وعلٰی أٰل إبراھیم إنک حمید مجید۔''

درود شریف کا حکم

درود وسلام پڑھ کر حضور ﷺ کے لیے رحمت کی دعا کرنا آپ ﷺ کا اُمت پر حق ہے، اس

لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ مبارک ہستی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام بندوں (انسان وجنات) اور تمام مخلوقات کے لیے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وَمَا أَرْسَلْنَاکَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ۔''

''اور ہم نے آپ کو تمام جہاں والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔''

لہٰذا ہمارے اوپر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ہے کہ آپ پر درود وسلام پڑھیں، چنانچہ بالغ ہونے کے بعد پوری زندگی میں کم از کم ایک بار درود پڑھنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔ (قرطبی، ص:۲۳۲)

مجلس میں جب ایک سے زیادہ بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو تو کم از کم ایک بار درود پڑھنا واجب ہے اور بار بار درود پڑھنا افضل اور بہتر ہے۔ (ردالمحتار، ج:۱، ص:۵۱۶)

بعض حضرات نے ہر بار پڑھنے کو واجب کہا ہے اور احتیاط بھی اسی میں ہے، لیکن اگر واجب نہ بھی ہو تب بھی ایک مسلمان کے ایمان اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ جب کبھی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سنے تو کم از کم ''صلی اللہ علیہ وسلم'' ضرور پڑھے کہ یہ مختصر ترین درود ہے۔

واضح رہے کہ جمعہ، عیدین ونکاح وغیرہ کے کسی بھی مسنون عربی خطبے میں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیا جائے یا خطیب یہ آیت ''إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا'' تلاوت کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے تو سامعین با آواز درود نہ پڑھیں، بلکہ انہیں چاہیے کہ دل ہی دل میں درود پڑھیں، کیونکہ اس دوران سامعین کے لیے کسی بھی قسم کی بات چیت کرنا یا کام کاج کرنا، حتیٰ کہ دوسری عبادت کرنا بھی ممنوع ہے اور اس آیت کا بحیثیت آیت سننا واجب ہے۔

اسی طرح آپ علیہ السلام پر درود پڑھنا ان کے ذکر کے وقت کے ساتھ ساتھ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر یعنی روضہ اقدس پر حاضری ہو تو تب بھی ضروری ہے۔ تفسیر قرطبی میں مذکور ہے:

''قال القاضی أبوبکر بن بکیر : نزلت هذه الأیة علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فأمر اللّٰه أصحابهٗ أن یسلموا علیه وکذلک من بعدهم أمروا أن یسلموا علیه عند حضورهم قبرهٗ وعند ذکرهٖ۔''

ترجمہ: ''قاضی ابوبکر بن بکیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: یہ آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھیں اور اسی طرح جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے بعد کے لوگ ہیں ان کو حکم دیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر حاضری کے وقت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھیں۔''

درود شریف پڑھنے کا حکم کب آیا؟

ایک قول کے مطابق ۲ھ میں آیا، ایک اور قول میں یہ ہے کہ معراج کی رات میں اس کا حکم آیا۔

ابن ابی الصیفؒ نے بیان کیا ہے کہ ماہ شعبان حضور صلی ﷺ پر درود شریف پڑھنے کا مہینہ ہے، کیونکہ درود والی آیت اسی مہینہ میں نازل ہوئی۔

کلماتِ صلوٰۃ

درود شریف کے بہت سے صیغے اور طریقے منقول ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ آنحضرت ﷺ سے بعینہٖ منقول ہوں، بلکہ کسی بھی درست مفہوم پر مشتمل کلمات سے درود پڑھ سکتے ہیں اور اس سے حکم کی تعمیل اور درود وسلام پڑھنے کا ثواب حاصل ہوجاتا ہے، مگر ظاہر ہے کہ جو الفاظ خود حضور ﷺ سے منقول ہیں وہ زیادہ بابرکت وباعث اجر ہیں۔ (معارف القرآن، ج:۷، ص:۲۲۳)

صحیح بخاری میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ سے نقل کیا ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی، انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ کیا میں تجھے ہدیہ دوں؟ ایک دن حضور ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ تو ہمیں معلوم ہوگیا کہ آپ پر کن الفاظ میں سلام بھیجا کریں: ''السلام علیک .... وبرکاته'' لیکن آپ پر درود کس طرح بھیجا کریں؟ ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کرو: **''ألـلّٰهم صل علٰی محمد وعلی اٰل محمد کما صلیت علٰی إبراهیم وعلٰی اٰل إبـراهیـم إنک حـمیـد مـجیـد ألّٰلهم بارک علی محمد وعلی اٰل محمد کما بارکت علی إبراهیم وعلی اٰل إبراهیم إنک حمید مجید۔''** (صحیح بخاری، باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ، ج:۲)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ہم نے کہا: یارسول اللہ: یہ تو ہمیں معلوم ہوگیا کہ آپ پر کن الفاظ سے سلام بھیجا کریں، لیکن آپ پر درود کس طرح بھیجا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یوں کہا کرو: **''ألّٰلهم صل علٰی محمد عبدک ورسولک کما صلیت علی إبراهیم وبارک علی محمد وعلی اٰل محمد کما بارکت علی إبراهیم۔''**

حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے پوچھا: یارسول اللہ! آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہا کرو: **''ألّٰلهم صل علی محمد وعلی أزواجهٖ وذریتهٖ کما صلیت علی إبراهیم وبارک علٰی محمد وأزواجهٖ وذریتهٖ کما بارکت علٰی إبراهیم إنک حمید مجید۔''**

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: جب تم مجھ پر درود بھیجو تو اچھی طرح بھیجا کرو، اس لیے کہ تم جانتے نہیں کہ وہ مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، تو یوں کہا کرو: **''ألـلّٰهم اجعل صلواتک وبرکاتک ورحمتک علی سید المرسلین وإمام المتقین وخاتم النبیین عبـدک ورسـولک إمـام الـخیر وقائد الخیر ورسول الرحمة ألّٰلهم ابعثه المقامَ المحمودَ یغبطه بهٖ الأولون والآخرون۔''**

درود شریف کے فضائل

درود شریف پڑھنے کا جہاں ایک طرف حکم دیا گیا ہے تو دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا مزید احسان مسلمانوں پر یہ ہے کہ درود پڑھنے والے کو بہت سے انعامات اور فوائد سے نوازتے ہیں اور مومنین کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ بڑھا چڑھا کر اُن پر رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر خوشی کے آثار تھے، میں نے کہا: آج ہم آپ کے چہرہ پر خوشی کے آثار محسوس کررہے ہیں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا: اے محمد! اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ: کیا آپ اس بات سے خوش نہیں کہ جب بھی کوئی شخص آپ پر درود بھیجے تو میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور جب بھی کوئی شخص آپ پر سلامتی بھیجے تو میں دس سلامتی اس پر نازل کروں گا۔ (تفسیر قرطبی، ج:۱۴، ص:۲۳۷)

درود شریف کے فضائل میں سے یہ بھی ہے کہ جب بھی کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہے تو وہ درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر بندے کے نام کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے، حدیث میں آتا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے دنیا سے جانے کے بعد جب بھی کوئی شخص مجھ پر سلامتی بھیجے گا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اس کے سلام کے ساتھ تشریف لائیں گے اور کہیں گے: اے محمد! فلاں کے بیٹے فلاں نے آپ کو سلام کہا، تو میں کہوں گا: ''وعلیہ السلام ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ۔'' (تفسیر قرطبی، ج:۱۴، ص:۲۳۷)

درود شریف کی ایک فضیلت یہ ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور دس خطائیں معاف فرماتے ہیں۔ اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے درود شریف کے پڑھنے والے کے لیے یہ انعام بھی رکھا ہے کہ اس کے ذریعے اس کے اعمال نامہ کا وزن بڑھ جائے گا۔ حدیث شریف میں ہے کہ قیامت میں کسی مومن کی نیکیاں کم ہوجائیں گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پرچہ سرانگشت کے برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلہ وزنی ہوجائے گا، وہ مومن کہے گا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں، آپ کون ہیں؟ آپ کی صورت سیرت کیسی اچھی ہے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے: میں تیرا نبی ہوں اور یہ درود ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا۔ (زاد السعید، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کی برکت درود پڑھنے والے کی اولاد میں بھی باقی رہتی ہے۔ (الصلوٰۃ والبشر، ص:۴۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر سو بار درود بھیجے اس کی سو حاجتیں پوری کی جائیں گی، ستر اس کی آخرت کی اور تیس اس دنیا کی۔ (سعادۃ الدارین، ص:۱۰۰)

اسی طرح درود شریف کے فضائل میں سے ایک اہم فضیلت یہ ہے کہ درود شریف کے بغیر دعا قبول نہیں ہوتی، حضرت سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جب تک کسی دعا کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ ہو وہ زمین وآسمان کے درمیان معلق رہتی ہے۔
(تنبیہ الغافلین [نصر بن محمد بن ابراہیم ابو اللیث السمر قندی] سنن نسائی، ج:۳، ص:۴۴)

ایک حکایت ہے جس سے درود شریف کی فضیلت کا ہمیں اور اندازہ ہوسکتا ہے، حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ طواف کررہے تھے کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو ہر قدم پر درود شریف پڑھتا تھا، سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا: اے شخص! کیا بات ہے کہ طواف کے درمیان تسبیح وتہلیل کے بجائے تو ہر قدم پر درود شریف پڑھتا ہے، اس سلسلہ میں کوئی علمی بات ہو تو بتاؤ، وہ کہنے لگا: تو کون ہے؟ اللہ تجھے معاف فرمائے، انہوں نے کہا: میرا نام سفیان ثوری ہے، وہ شخص کہنے لگا کہ اگر تو اپنے وقت کا نادر شخص نہ ہوتا تو میں یہ راز تجھے نہ بتاتا اور نہ ہی اپنے حال سے مطلع کرتا۔ واقعہ یہ ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ حج بیت اللہ کے سفر پر نکلا، اثنائے سفر میرے والد بیمار ہوگئے، میں ان کا علاج کرتا رہا، ایک رات میں والد کے سرہانے بیٹھا تھا وہ فوت ہوگئے اور چہرہ سیاہ ہوگیا، میں نے ''إنا للّٰه وإنا إليه راجعون'' پڑھی اور چادر سے اپنے والد کا منہ ڈھانپ دیا، مجھے نیند کا غلبہ ہوا اور میں سوگیا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک انتہائی حسین وجمیل شخص ہے کہ اس جیسا خوبصورت کبھی دیکھنے میں نہ آیا تھا، نہ اس سے بڑھ کر پاکیزہ اور اُجلا لباس کبھی دیکھا اور نہ اس سے بہتر کوئی خوشبودار مہک نصیب ہوئی تھی وہ قدم قدم چلا آرہا تھا، حتیٰ کہ میرے والد کے قریب پہنچ گیا، اس کے چہرہ سے کپڑا ہٹا کر ہاتھ پھیرا جس سے وہ سفید اور منور ہوگیا، یہ شخص واپس ہونے لگا تو میں دامن سے لپٹ گیا اور پوچھا: اے اللہ کے بندے! تو کون ہے جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے میرے والد پر اس سفر کی حالت پر احسان فرمایا؟ ارشاد ہوا: کیا تو مجھے نہیں پہچانتا؟ تیرا باپ گو ذاتی طور پر کوتاہیاں کرتا رہتا تھا، لیکن مجھ پر درود بکثرت پڑھتا تھا، اب مصیبت میں مبتلا ہوکر اس نے فریاد کی اور میں ہر شخص کی مدد کے لیے ہوں جو مجھ پر درود بکثرت پڑھتا ہے، میں خواب سے بیدار ہوا تو دیکھا میرے والد کا چہرہ سفید اور روشن تھا۔ (تنبیہ الغافلین)

اس کے علاوہ اور بھی درود شریف کے بہت فضائل احادیث کی روشنی میں معلوم ہوتے ہیں، اختصار کی غرض سے ان کو اجمالی طور پر تحریر کیا جارہا ہے:

۱:..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا گناہوں کا کفارہ ہے، ۲:..... اعمال کا تزکیہ ہے، ۳:..... درجات کی بلندی ہے، ۴:..... گناہوں کی مغفرت ہے، ۵:..... اُحد پہاڑ اور ایک قیراط کے بقدر ثواب لکھا جاتا ہے، ۶:..... ترازو اجر وثواب سے بھر جاتا ہے، ۷:..... دنیا وآخرت کے تمام امور کی کفایت

ہے، ۸:.....غلام آزاد کرنے سے زیادہ فضیلت ہے، ۹:..... قیامت کی ہولناکیوں سے نجات ہے، ۱۰:.....حضور ﷺ اس کے لیے گواہی دیں گے، ۱۱:.....اس کے لیے شفاعت واجب ہوجاتی ہے، ۱۲:.....رضائے الٰہی کا حصول، ۱۳:.....رحمت الٰہی کا نزول، ۱۴:.....اللہ کے غضب سے امان ملتی ہے، ۱۵:.....عرش کے نیچے اس کے لیے سایہ ہوگا، ۱۶:.....حوضِ کوثر سے سیراب ہوگا، ۱۷:.....جہنم سے آزادی، ۱۸:..... پل صراط سے پار ہونے میں آسانی، ۱۹:.....صدقات کے قائم مقام ہے، ۲۰:..... اس کی برکت سے مال بڑھتا ہے، ۲۱:.....سو سے زیادہ حاجتیں پوری ہوتی ہیں، ۲۲:.....درود پڑھنا عبادت میں سے ہے، ۲۳:.....اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب عمل ہے، ۲۴:.....مجالس کی زینت ہوتی ہے، ۲۵:.....درود شریف فقر کو دور کرتا ہے، ۲۶:.....زندگی میں تنگی دور کرتا ہے، ۲۷:.....لوگوں میں ممتاز بناتا ہے، ۲۸:.....درود پڑھنے والے کو نفع ہی نفع ہے اور پھر اس کی اولاد کو اور اولاد کی اولاد کو بھی نفع ہوتا ہے، ۲۹:.....اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا قرب حاصل ہوتا ہے، ۳۰:.....دشمنوں پر مدد حاصل ہوتی ہے، ۳۱:.....حضور ﷺ کی خواب میں زیارت ہوتی ہے، ۳۲:.....مرنے سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے۔

درود نہ پڑھنے والے کے لیے وعیدیں

جہاں ایک طرف درود پڑھنے والے کے لیے فضائل ہیں تو وہاں نہ پڑھنے والے کے لیے وعیدیں بھی ہیں۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی، باب الدعوات)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا، اس نے جنت کا راستہ کھو دیا۔ (ابن ماجہ، اقامۃ الصلوٰۃ)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: منبر کے قریب ہوجاؤ، ہم لوگ منبر کے قریب ہوگئے۔ حضور ﷺ نے جب منبر کے پہلے زینے پر قدم رکھا تو فرمایا: آمین، جب دوسرے زینے پر قدم رکھا تو فرمایا: آمین، جب تیسرے زینے پر قدم رکھا تو فرمایا: آمین، جب نبی کریم ﷺ خطبہ سے فارغ ہوئے اور نیچے اُترے تو ہم نے عرض کیا: ہم نے آج آپ سے منبر پر چڑھتے ہوئے ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وقت جبرائیل امین میرے پاس آئے تھے، جب میں نے منبر کے پہلے زینے پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا: وہ شخص ہلاک ہو جس نے رمضان کا مہینہ پایا، پھر بھی اس کی مغفرت نہیں ہوئی، میں نے کہا: آمین، جب میں نے دوسرے زینے پر قدم رکھا تو کہا: وہ شخص ہلاک ہوجائے جس کے سامنے آپ کا ذکر ہو، مگر وہ آپ پر درود

نہ بھیجے، میں نے کہا: آمین، جب میں تیسرے زینے پر چڑھا تو کہا: وہ شخص ہلاک ہوجائے جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچے اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں، میں نے کہا: آمین۔ (القول البدیع للامام البخاریؒ، ص:۷۷)

اس کے علاوہ دیگر احادیث مبارکہ میں بھی وعیدیں آئی ہیں جو اجمالاً درج ذیل ہیں:

۱:.....رحمت سے دوری، ۲:..... بدبختی، ۳:..... جنت کے راستہ سے بھٹکا ہوا، ۴:.....سراسر ظلم ہے، ۵:.....جہنم اس کا ٹھکانہ ہے، ۶:.....وہ بخیل ہے، ۷:..... وہ قابل نفرت ہے، ۸:.....اس کا دین نہیں، ۹:.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کی زیارت نہ کرسکے گا۔

آداب

ہر کام کو اگر اس کے آداب کے ساتھ کیا جائے تو اس کام میں خوبی آجاتی ہے۔ درود شریف کے بھی چند آداب ہیں، کچھ کا تعلق درود شریف لکھنے کے ساتھ ہے اور کچھ کا تعلق درود پڑھنے کے ساتھ ہے۔

درود شریف کے لکھنے کے آداب میں سے یہ ہے کہ درود شریف کو مکمل اور واضح لکھا جائے، جس طرح زبان سے ذکر مبارک کرتے وقت زبانی درود وسلام واجب ہے، اسی طرح قلم سے لکھتے وقت درود وسلام کا قلم سے لکھنا بھی واجب ہے، اور جو لوگ حروف کا اختصار کرکے ’’صلعم‘‘ یا صرف (ص) لکھ دیتے ہیں، یہ کافی نہیں بلکہ پورا درود وسلام لکھنا چاہیے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’جو شخص مجھ پر درود بھیجے کسی کتاب (مکتوب) میں تو ہمیشہ فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہیں گے، جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔‘‘

اور وہ آداب جن کا تعلق درود شریف پڑھنے کے ساتھ ہے، وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱:.....اپنے دل کو تمام گناہوں سے پاک صاف کرے، ۲:.....کپڑے، بدن اور جگہ پاک ہو، ۳:.....مسواک وغیرہ سے منہ اور دانتوں کو صاف کرے، ۴:..... باوضو ہوکر درود پڑھے، ۵:.....قبلہ رو مصلے پر بیٹھ کر درمیانی آواز سے شوق ذوق سے پڑھے، ۶:.....مکمل دھیان اور توجہ کے ساتھ پڑھے، ۷:.....نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی امید میں پڑھے، ۸:.....زبان کے ساتھ دل کو بھی اس ورد کے ساتھ منور کرے، ۹:.....روضۂ اقدس کے علاوہ دیگر مقام پر یہ خیال کرے کہ فرشتوں کے ذریعہ درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے، ۱۰:.....درود پڑھتے وقت کسی سے بات چیت نہ کرے، ۱۱:.....درود پڑھتے وقت عمدہ خوشبو سے خود بھی معطر ہو اور جگہ کو بھی معطر کرے۔

درود پڑھنے کے مستحب مواقع

علماء نے تقریباً ستر سے زائد مواقع ذکر فرمائے ہیں، جہاں درود پڑھنا مستحب ہے:

۱:..... ہر بات کے شروع کرنے سے پہلے ،۲:..... جمعہ کے دن: جمعہ کو سید الایام (دنوں کا سردار) قرار دیا گیا ہے اور اس کو اسلام میں خاص اہمیت حاصل ہے، احادیث میں اس دن درود پڑھنے کے فضائل وارد ہوئے ہیں ۔ایک حدیث میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے، مجھ پر درود (قیامت کے دن) پل صراط پر روشنی ہوگا اور جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اَسّی (۸۰) مرتبہ درود بھیجے گا، اس کے اسی سال کے گناہ (صغیرہ) معاف کردیئے جائیں گے۔ (سعادۃ الدارین،ص:۱۰۱)،۳:.....اسم گرامی کتاب میں لکھتے وقت درود پڑھنا،۴:.....مسجد میں دخول اور خروج کے وقت، ۵:.....اذان کے بعد اس طور پر کہ اذان کا حصہ نہ سمجھا جائے اور نہ تأثر دیا جائے، ورنہ بدعت ہوگا، ۶:..... دعا کے شروع اور آخر میں ،۷:.....نماز کے لیے اقامت کے بعد ،۸:.....روضۂ اقدس پر حاضری کے وقت ،۹:.....وضو کے بعد ،۱۰:.....حدیث پڑھنے کے دوران ،۱۱:..... جب کوئی چیز بھول جائے ،۱۲:.....تیمّم کے بعد،۱۳:.....غسل جنابت وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد،۱۴:.....نماز میں اور نماز کے بعد،۱۵:.....صبح کے وقت ،۱۶:.....مغرب کے بعد ،۱۷:.....تشہد میں ،۱۸:.....دعائے قنوت میں ، ۱۹:.....تہجد میں ،۲۰:..... قیام کے وقت ،۲۱:.....تہجد کے بعد ،۲۲:.....مسجد سے گزرتے وقت ،۲۳:.....مسجد دیکھ کر،۲۴:..... جمعہ کی رات میں ،۲۵:..... جمعہ اور عیدین کے خطبہ میں (ردالمحتار)، ۲۶:.....استسقاء ،کسوف اور خسوف میں ،۲۷:.....تکبیرات عیدین اور جنازہ میں ،۲۸:.....میت کو قبر میں رکھتے وقت ، ۲۹:..... ماہِ شعبان میں ،۳۰:.....کعبہ کی زیارت کے وقت ،۳۱:.....صفاء اور مروہ میں ،۳۲:.....تلبیہ سے فارغ ہوکر ،۳۳:.....حجر اسود کے استلام کے وقت ،۳۴:.....ملتزم پر چڑھتے وقت ،۳۵:.....عرفہ کی شام ،۳۶:.....مسجد خیف میں ، ۳۷:.....مسجد نبوی میں ،۳۸:.....مدینہ منورہ کی زیارت کے وقت ،۳۹:.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نشانیاں دیکھتے وقت اور قیام اور ٹھہرنے کی جگہ مثلاً بدر وغیرہ دیکھ کر ،۴۰:.....خرید وفروخت کے وقت ، ۴۱:..... وصیت نامہ لکھتے وقت ،۴۲:.....خطبۂ نکاح کے وقت ،۴۳:.....دن کے دونوں سروں پر ،۴۴:..... جب نیند کا ارادہ ہو ،۴۵:..... جب سفر کا ارادہ ہو، ۴۶:.....سواری پر سوار ہونے کے وقت ، ۴۷:.....جس کو نیند کم آتی ہو ،۴۸:..... بازار کی طرف جانے کے وقت ،۴۹:.....گھر میں داخل ہوتے وقت ،۵۰:.....خطوط کھولنے کے وقت ،۵۱:.....بسم اللہ شریف کے بعد ،۵۲:.....غم ،مصیبت اور مشکلات کے وقت ،۵۳:.....فقر وفاقہ کے وقت ،۵۴:.....طاعون کے پھیلنے کے وقت ،۵۵:.....کان بجنے کے وقت ،۵۶:..... پاؤں سو جانے کے وقت ،۵۷:..... پیاس کے وقت ،۵۸:.....کسی چیز کے اچھے لگنے کے وقت ،۵۹:.....گدھے کے بولنے کے وقت ،۶۰:.....گناہوں سے توبہ کے وقت ،۶۱:.....حاجتوں کے پیش آنے کے وقت ،۶۲:.....قرآن شریف ختم کرتے وقت ، ۶۳:.....حفظ قرآن کے وقت ،۶۴:.....مجلس سے اُٹھتے وقت ۔ (ردالمحتار)

درود پڑھنے کی ممنوع جگہیں

بعض جگہیں اور مواقع ایسے ہیں جہاں درود پڑھنا مکروہ اور ممنوع ہے، ان میں سے چند یہ ہیں:
۱:.....ہم بستری کے وقت، ۲:.....قضائے حاجت کے وقت، ۳:.....اپنی مبیع کو مشہور کرنے یا گاہکوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے، ۴:.....غلطی کے اظہار کے لیے، ۵:.....تعجب کے اظہار کے لیے، ۶:.....کھانا کھاتے وقت یا پانی پیتے وقت، ۷:.....چھینک آنے پر، ۸:.....نجاست والی جگہوں پر، ۹:.....بے حیائی کے کاموں کے وقت، یاد رہے کہ گناہ کرتے وقت درود پڑھنے میں کفر کا خوف ہے۔

(جامع الصلوات، ص:۳۸، ۳۹)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو کثرت سے درودشریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

أللّٰہم صل علٰی سیدنا محمد و علٰی آلہٖ وصحبہٖ بعدد کل معلوم لک دائماً ابداً بدوامک

درودشریف سے متعلق ہمارے اکابرین کی چند تالیفات

نمبرشمار	نام کتاب	مصنف
۱	فضائل درودشریف	شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ
۲	القول البدیع فی الصلوۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ	الامام محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی رحمۃ اللہ علیہ
۲	زادالسعید	حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
۳	البرکات المکیہ فی صلوۃ النبویہ	مولانا موسی الروحانی البازی رحمۃ اللہ علیہ
۴	دلائل الخیرات	قاضی نورمحمد بن قاضی محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ
۵	ذریعۃ الوصول الٰی جناب الرسول ﷺ	شیخ ہاشم ٹھٹھوی سندھی رحمۃ اللہ علیہ
۶	القربۃ الٰی رب العالمین	ابن بشکوال رحمۃ اللہ علیہ، متوفی: ۵۹۰ھ
۷	افضل الصلوۃ علی سید السادات ﷺ	یوسف النبھانی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی: ۱۳۵۰ھ
۸	انوارالآثار	ابوالعباس احمد رحمۃ اللہ علیہ، متوفی: ۵۵۰ھ
۹	فضل الصلوۃ علی النبی ﷺ	اسماعیل بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ، متوفی: ۲۸۲ھ
۱۰	الصلوۃ والسلام علٰی خیرالانام ﷺ	امام ابن قیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ
۱۱	الاذکار من کلام سید الابرار ﷺ	ابوزکریا یحی بن شرف النووی رحمۃ اللہ علیہ
۱۲	الصلوٰۃ والبشر فی الصلوٰۃ علی خیرالبشر ﷺ	مجدالدین محمد بن یعقوب الفیروزآبادی رحمۃ اللہ علیہ
۱۳	سعادۃ الدارین فی الصلوٰۃ علٰی سید الکونین ﷺ	یوسف بن اسماعیل النبرجانی رحمۃ اللہ علیہ
۱۴	جلاء الافہام فی فضل الصلاۃ علی خیرالانام ﷺ	ابوعبداللہ محمد بن ابی بکر بن ایوب قیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ، متوفی: ۷۵۱ھ
۱۵	الدرالمنضود فی الصلاۃ والسلام علی صاحب المقام المحمود ﷺ	الامام الحافظ احمد ابن حجر الھیثمی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی: ۹۷۴ھ